ایوانِ بالا (سینٹ) میں جمہور اہلسنّت والجماعت کے حقوق کے تحفّظ کا مقدمہ

۱۵ اکتوبر ۸۷ء کو ایوانِ بالا (سینٹ) میں مولانا سمیع الحق مدظلہ نے کراچی میں عظمت صحابہؓ کانفرنس کے انعقاد اور حکومت کے مظالم، جامعہ بنوری ٹاؤن کے اساتذہ و طلبہ پر تشدد، شیعہ جلوس کی حمایت و تحفظ، کراچی انتظامیہ اور حکومت سندھ کی نااہلی اور علماء اہلسنّت کی حق گوئی اور فریضۂ منصبی اور دیگر کئی ایک اہم عنوانات پر خطاب فرمایا۔ اور پاکستان کے سب سے بڑے ایوان میں جمہور اہلسنت والجماعت کے حقوق کے تحفظ کا مقدمہ پیش فرمایا۔ ذیل میں سینٹ سیکرٹیٹ کی رپورٹ سے اس کی روئیداد نذرِ قارئین ہے۔ (ادارہ)

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! میں نہایت ہی ادب سے گذارش کرتا ہوں۔ میں چند منٹ تاخیر سے آیا تو آپ نے میرا نام پکارا۔ لیکن میں موجود نہیں تھا۔ کراچی کے مسئلے پر میری تحریک التوا تھی۔ اصل میں میں گذارش کرتا ہوں یہ تو پرسوں شام پڑھ کر سنائی گئی تھی۔ اور کارروائی کا حصہ بھی بن گئی ہے۔ اب پیش کرنے کی ضرورت ہی ہے۔ رات میں خود پیش کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا کہ آپ پیش کر چکے ہیں۔ ذرا آپ کارروائی دیکھیں۔ آپ نے رات بھی مجھے کہا کہ اب پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ یہ آپ پڑھ چکے ہیں اس لئے سوچ رہا تھا کہ قاضی صاحب بھی موجود ہیں اور حضرات بھی موجود ہیں۔ سارے ایوان نے پرسوں رات اس معاملے کی اہمیت کو محسوس کرکے اس کو ترجیحی بنیاد پر پیش کرنے کی اجازت بھی دی تھی۔ تمام ارکان اس کی اہمیت کو محسوس کر رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ اس کو پہلے نمبر پر لیا جائے اور میں نے اس وقت پڑھ کر سنائی۔ کارروائی میں آچکی ہے۔ تو جناب وزیر داخلہ صاحب بھی موجود ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ چند منٹ کی تاخیر کو درگذر فرما کر آپ نے بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ بعض ممبران سے کیا ہے۔ وہ ملک سے بھی باہر رہے ہیں تو آپ نے ان کی تحاریک .....

مولانا سمیع الحق | میں شکر گذار ہوں لیکن مجھے چند منٹ کی تاخیر در گذر کر دیں۔ آنریبل وزیر داخلہ بھی موجود ہیں۔ اور وہ کچھ کہنا چاہیں تو آپ ہمیں موقع دے دیں۔

مولانا سمیع الحق | حضرت میری گذارش سنئے یہ پیش ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین | اگر ہاؤس اب بھی اجازت دیتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے چونکہ اب سمیع الحق صاحب تشریف لائے ہیں۔

مولانا سمیع الحق | قوم کے سامنے وزیر داخلہ صاحب کی طرف سے بیان سے اطمینان ہو جائے گا۔

ملک نسیم احمد آہیر | مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مولانا سمیع الحق | میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قومی اور ملّی نوعیت کا حسب ذیل معاملہ زیر غور لایا جائے۔ کراچی کے اخبارات مورخہ ۱۰ ار اکتوبر ۱۹۸۷ء سے واضح ہوتا ہے کہ پولیس نے جمشید روڈ کی مسجد میں عظمت صحابہؓ کانفرنس میں شرکت کے لئے جانے والے ڈھائی سو افراد کو گرفتار کر لیا۔ سواد اعظم اہلسنت کے راہ نماؤں اور کانفرنس کے منتظمین کے خلاف مقدمات درج کر لئے۔ لوگوں کو روکنے کے لئے سات اطراف سے ناکہ بندی کر لی۔ جامع مسجد بنوری ٹاؤن میں پولیس داخل ہوئی۔ جوتوں سے نمازیوں کو مارا۔ علماء کی داڑھیاں نوچی گئیں۔ سواد اعظم اہل سنت کے علماء کی گرفتاری کے لئے پولیس جلد ہی چھاپے مار رہی ہے۔ اس واقعہ سے پورے ملک کے اہلسنت مسلمانوں میں شدید بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ جناب چیئرمین صاحب اس کے باضابطہ ہونے کے بارے میں میرے خیال میں اس سے بڑھ کر قومی اور فوری نوعیت کا معاملہ کیا ہو سکتا ہے جس سے پورے ملک کی یک جہتی متاثر ہو سکتی ہو۔ اور ملک کے ایک بہت بڑے حصے کے جذبات مجروح ہو سکتے ہوں۔ یہ تحریک میں نے ۱۱ ار اکتوبر کو پیش کی تھی۔ اور اس کے ابتدائی حصے کے بارے میں رات راجہ نادر پرویز صاحب بیان دے چکے ہیں اور انہوں نے صوبائی حکومت کی طرف سے کچھ حقائق بیان کئے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے ان کو صحیح پوزیشن نہیں بتائی تھی۔ رات انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ جلوس نکالنا چاہتے تھے۔ تو قطعاً یہ صورت حال نہیں تھی۔ وہ اہلسنت والجماعت اپنے علاقے میں ایک مسجد میں عظمت صحابہؓ کانفرنس کرنا چاہتے تھے۔ اور اس کے لئے لوگ باہر سے آ رہے تھے وہاں ان کو بلا وجہ گرفتار کر دیا گیا۔ مسجد میں ہمیشہ ختم نبوت پر، عظمت صحابہ پر۔ اور توحید پر انہی موضوعات پر تقریریں ہوتی ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں نہ انہوں نے کوئی اشتعال دلایا نہ کسی فرقے کے خلاف مسئلہ تھا۔ انہوں نے چار پانچ سو افراد بلا وجہ گرفتار کئے۔ پھر اس کے رد عمل میں علماء نے حکومت کو وارننگ دی کہ ہم کل ۲۰ صفر کو اس طرف سے جلوس نہیں گذرنے دیں گے۔ وجہ اس کی کوئی جھگڑا وغیرہ نہیں تھا۔ یہ معاملہ پہلے گورنر جہانداد کی موجودگی میں طے ہو چکا تھا۔ اور ان کا تحریری معاہدہ موجود ہے انگریزی میں بھی سارا ایوان اس کا متن دیکھ سکتا ہے۔ انہوں نے باقاعدہ اس معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ شیعہ اور سنّی حضرات کے علماء نے بیٹھ کر یہ طے کیا تھا اور اس معاہدے کا دفعہ ۳ صاف طور پر موجود ہے کہ آئندہ سے محرم اور صفر کے جلوس جمشید روڈ

سے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے سامنے سے نہیں گذریں گے۔ اور مندرجہ بالا فیصلوں کی روشنی میں اس بات کو یقینی بنایا کہ محرم اور صفر میں نکلنے والے جلوس جو براہ راست جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن پر ختم ہوتے ہیں ان کے پرمٹ پھر اس راستے پر جاری نہ کئے جائیں۔

مولانا سمیع الحق: اور پرمٹ رکھنے والوں کو وسیع تر مفاد کے لئے متبادل راستے فراہم کئے جائیں۔ یہ اس معاہدہ کی واضح شق تھی۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں تو اپنے علاقے میں عظمت صحابہؓ کے بارے میں آپ جلسہ نہیں کرنے دیتے اور ان لوگوں کو چار سال سے اس راستہ سے بار بار گذار رہے ہیں۔ وہ اپیل کرتے ہیں اور جامعہ والے بڑے کھلے دل کے ساتھ کہتے ہیں کہ چلئے اس سال گذار دیجئے۔

پھر اس کے بعد آخری مرحلہ یہ آیا کہ انہوں نے مجبوراً کہا کہ ہم اس راستے اب اس جلوس کو نہیں گذرنے دیں گے کیونکہ وہ ایک اہلسنت کی دینی یونیورسٹی ہے یہ صرف ایک چھوٹا سا مدرسہ نہیں ہے۔ تقریباً ۲۵ ممالک کے طالب علم جن میں امریکہ افریقہ۔ یورپ کے ممالک کے طلباء پڑھتے ہیں۔ اس کے گیٹ کے سامنے کوئی شیعہ آبادی بھی نہیں ہے۔ ایک فرد بھی شیعہ آباد نہیں ہے۔ جب یہ جلوس یہاں پہ آتا ہے۔ اس وقت طالب علم بھی چھتوں پہ چڑھ جاتے ہیں۔ اس طرح فسادات کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر وقت ہمارا مدرسہ ان خطرات میں گھرا رہتا ہے۔ چند گز کے فاصلے پر پیچھے سے ایک گلی ہے۔ جنوب کی طرف جہانگیر روڈ سے بھی راستہ ہے وہاں سے گذار سکتے ہیں۔ ان کا یہی مطالبہ تھا کہ اگر آپ مدرسہ کے سامنے سے جلوس نکالیں گے تو فسادات کا خطرہ ہے۔

اس سے پہلے کراچی میں شدید فسادات ہوئے تھے۔ دکانوں کو جلایا گیا تھا۔ لوٹ مار ہوئی تھی۔ دو آدمی مر بھی گئے تھے۔ پھر کل جو واقعات ہوئے ہیں وہ انتہائی افسوسناک ہیں۔ وہ تو اپنے مدرسہ میں جو کہ چار پانچ ہزار تھے۔ گیٹ بند کر کے جلسہ کر رہے تھے کہ اچانک ساڑھے نو بجے ان پر شلنگ شروع کی گئی۔ اور یہ شلنگ ½ ۱۱ بجے تک جاری رہی۔ ہم وہاں گئے۔ پرسوں ہم نے اصلاح کی پوری کوشش کی ہے۔ کمشنر صاحب سے ہم ملے ہیں۔ اور ہمارے آدمی نے رات کو دو ہوم سیکرٹری صاحب سے بھی بات چیت کی ہے ہم نے کہا کہ ہم ہر طریقے پر ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔ ہوم سیکرٹری سے ایک معاہدہ بھی ہوا تھا۔ ہوم سیکرٹری صاحب بھی شاید وزیر داخلہ صاحب کو یہ ساری تفصیلات نہیں بتا سکے ہیں۔ رات کے دو بجے پرسوں ہوم سیکرٹری صاحب سے ہمارا معاہدہ ہوا کہ پولیس موجود نہیں ہوگی چلئے اگر فوج امن قائم کرنے کے لئے آتی ہے تو ٹھیک ہے لیکن پولیس کو تو دیکھتے ہی لوگ چھیڑ جاتے ہیں۔ کراچی کے حالات حساس ہیں۔ وہاں پولیس کے آنے سے چاروناچار فسادات شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہ ایگری کیا کہ پولیس نہیں آئے گی۔ دوسری انہوں نے یہ بات کہی کہ جو علماء گرفتار ہیں ان کو ہم گرفتار تو کریں گے لیکن ان کے ساتھ کوئی غیر مہذب سلوک نہیں کریں گے۔ تیسری بات ہوم سیکرٹری صاحب سے بیٹھے ہوئی تھی کہ کل آٹھ سے دس بجے تک جو افراد جیلوں میں بند ہیں ان کو رہا کر دیں گے۔

جناب جمیز رو خان پلیجو | مولانا صاحب کم از کم ایسی بات تو کریں جو حقیقت پر مبنی ہو۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ کئی افراد ہیں وہ مارے گئے ہیں۔

مولانا سمیع الحق | میں نے یہ جملہ کب کہا ہے کہ کئی افراد مارے گئے ہیں۔

مولانا سمیع الحق | میں نے کہا ہے کہ "۴۸" ہیں

مولانا سمیع الحق | میں یہی عرض کرتا ہوں کہ ہم مان گئے تھے کہ اگر یہ تین شرائط ہیں تو چلیے جلوس گذرنے دیں۔ شرائط یہ تھیں۔ اگر وہ علماء کو گرفتار کریں گے تو ان سے بدتمیزی کا سلوک نہیں کریں گے۔

۲۔ آٹھ سے ۱۰ بجے تک وہ پانچ چھ سو افراد جو گرفتار ہیں، جب حکومت مانتی ہے، جو کہ حقیقت میں ایک ہزار سے بھی زیادہ ہیں کو جیلوں سے رہا کر دیا جائے گا۔ ۳۔ پھر یہ بھی معاہدہ ہوا تھا کہ جن علماء کو ہم گرفتار کریں گے۔ کل جو گرفتار ہوئے ہیں۔ ان کو شام تک کسی جگہ آرام سے رکھیں گے اور شام کو چھوڑ دیں گے۔

لیکن ابھی ابھی ہماری کراچی بات ہوئی ہے کہ وہ علماء، جو کہ جید علماء ہیں۔ اب تک لانڈھی جیل میں بند ہیں۔ وہاں ان کو رکھا گیا ہے۔ نہ ان قیدیوں کو جو ۹ تاریخ کو گرفتار ہوئے تھے چھوڑا گیا ہے۔

جناب چیئرمین | مولانا صاحب اگر میں آپ کی توجہ ...

مولانا سمیع الحق | بہر حال میرا یہ فریضہ ہے جو کچھ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سیاسی دکانداری چمکاتے ہیں۔ آخر میں یہ بات نہ کروں تو کون کرے۔ مجھ پر ان علماء کا حق ہے جن کا میں نمائندہ ہوں اور میری پارٹی جمعیت علماء اسلام کے ایک ہزار افراد اس وقت اندر ہیں۔ اور پھر یہ ایک مدرسہ ہے۔ ہمارا پورے ملک میں ایک نظام ہے جس کے تحت ایک ڈیڑھ ہزار مدارس چل رہے ہیں۔ یہ ایک وفاق المدارس العربیہ ایک تنظیم ہے یہ اس کا سنٹر ہے اور میرے والد صاحب ان ڈیڑھ ہزار مدارس کے سرپرست ہیں۔ اب اگر میں یہاں خاموش رہوں۔ اپنے مسلک اور علماء کے بارے میں آواز بھی نہ اٹھا سکوں ..... مجھے ہرگز سیاست کی دکان نہیں چمکانی ہے۔ یہ میرا فریضہ ہے کہ میں ان کی بات کروں۔

جناب چیئرمین | میرے خیال میں آپ کو یہ سوجسٹ نہیں کیا جا رہا ہے کہ آپ خاموش رہیں آپ کو سوجسٹ یہ کیا جا رہا ہے کہ رولز کے مطابق، قانون کے مطابق جو ایڈمسیبلٹی بنتی ہے اس پر ذرا آئیں۔

مولانا سمیع الحق | میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ ایک المناک سانحہ ہے ملی اور فوری نوعیت کا ہے۔ میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اگر اللہ کے ایک گھر کی بے حرمتی ہو۔ ہر دو سیکنڈ بعد مسلسل وہاں ایک گولہ آتا رہا۔ پھر ایدھی ٹرسٹ نے ایمبولینس بھیجی اور زخمی اور بے ہوش طالب علموں کو ہسپتالوں میں لے جایا گیا۔ ایک بے چارہ عبدالغنی نامی شخص مر بھی گیا۔

مولانا سمیع الحق | پھر شیعہ حضرات ....

جناب طارق چوہدری | مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے ایک ہزار افراد اندر ہیں تو چاہتا ہوں کہ ان کے کھانے کا

خرچہ ان سے ضرور لیا جائے۔

مولانا سمیع الحق | پھر افسوسناک صورت یہ پیدا ہوئی کہ ہمارے علماء باہر نہیں نکلے تھے، جو جلوس گزرا تھا اس نے صرف گذرنے تک اکتفا نہیں کیا۔ جلوس نے مدرسہ کے طالب علموں پر پتھراؤ کیا اور وہاں کرنل قاضی زاہداللہ، اس کی موجودگی میں جلوس والوں نے پتھر برسائے۔ وہ کرنل کہتا ہے کہ میں عدالت میں بھی جاکر یہ گواہی دے سکتا ہوں۔ کہ جلوس پرامن طریقہ سے گذرا ہی نہیں۔ بلکہ اس نے طالب علموں پر پتھر بھی برسائے۔

جناب چیئرمین | آپ پھر واقعات کی تفصیل بتا رہے ہیں جو کہ ایڈ مسیبلٹی کی سٹیج پر جائز نہیں ہے لیکن میں آپ کو اس لئے جازت دے رہا ہوں کہ . . . .

مولانا سمیع الحق | میں آپ کا بہرحال شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے موقعہ دیا۔

مولانا سمیع الحق | چلئے، میں صرف اتنی گذارش کرتا ہوں۔

ملک نسیم آہیر | اور جو FIR نمبر 65 ہے اس کے تحت اکیاون افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ۸۲۔ افراد ٹوٹل گرفتار ہوئے ہیں تو قانون کا . . . .

مولانا سمیع الحق | پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب راجہ نادر پرویز صاحب نے پرسوں رات کو ۲۴۸ افراد کا بتایا تھا یوان میں۔

(اس کے بعد جناب وزیر داخلہ نے جوابی تقریر کی تو مولانا سمیع الحق نے فرمایا)

مولانا سمیع الحق | جناب چیئرمین صاحب، میں وزیر داخلہ صاحب کے جذبات کا احترام ہے ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس ملک میں مکمل ہم آہنگی ہو۔ یک جہتی ہو۔ لیکن اب یہ دیکھنا ہے کہ زیادتی کس کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ صوبائی انتظامیہ کی اطلاعات پر انحصار کریں گے تو ان کے سامنے صحیح حقائق نہیں آسکیں گے۔ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سارے جھگڑے کی بنیاد ایک معاہدہ ہے، جو گورنر کے ساتھ ہوا ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے اس کا علم ہی نہیں ہے۔ تو مطلب یہ ہے کہ ان کے سامنے وہ حقائق نہیں رکھتے۔ اب انہیں چاہیئے کہ لازماً ایک ٹربیونل مقرر کر دیں اور صحیح تحقیقات ہو جائیں۔ جو زیادتی کرتا ہے اس کو روک لیا جائے تاکہ آیندہ یہ سلسلہ نہ چلے۔

جناب چیئرمین | میرے خیال میں آپ حضرات مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ میں آپ کو رولنگ دے ہی دوں۔ اگر رولنگ آپ کو چاہیئے تو یہ ایک پرا ونشل معاملہ ہے۔ آپ اس کو پریس کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ مولانا صاحب

مولانا سمیع الحق | وزیر داخلہ صاحب آخر میں مکر گئے انہوں نے کہا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ان سے کہیں گے اگر وہ کہے۔ میں بالکل پریس کروں گا جی